بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 4 جون 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ غزوۂ احد میں قریشِ مکہ کی فتح کے بعد ان میں سے بعض لوگ یہ چاہتے تھے کہ اگلے دن واپس مدینہ پر حملہ کر دیا جائے تا رسول اللہ صلعم کو شہید کر دیا جائے اور مسلمان عورتوں کو غلام بنایا جائے۔ جب رسول اللہ صلعم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ فرمایا۔ آپ دونوں نے مشورہ دیا کہ ہمیں دشمن کا تعاقب کرنا چاہئے۔ تاریخ میں ذکر ہے کہ اس موقع پر مسلمان بڑی خوشی سے نکلے اور آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپ حمرہ الاسد نامی جگہ پر پہنچے۔ لیکن جب قریشِ مکہ کو مسلمانوں کے جوش اور ولولہ کا علم ہوا تو ان کے سردار ابو سفیان نے مکہ کی طرف لوٹجانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ خدا کا رعب ہے جو اس نے کفار کے دلوں پر مسلط کر دیا ہے۔

غزوۂ مصطلق کے متعلق تاریخ میں ملتا ہے کہ اس غزوہ سے واپسی پر ایک مہاجر اور ایک انصاری کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ دونوں نے اپنی مدد کیلئے اپنی اپنی قوم کو بلایا۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھا تو آپ صلعم نے فرمایا کہ جاہلیت کی یہ آوازیں کیسی ہیں۔ اس بات کو چھوڑ دو۔ یہ گندی بات ہے۔ اس موقع پر رئیسِ منافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول نہ کہا کہ انہوں نے ہی ایسا کیا ہے۔ مدینہ لوٹنے کے بعد ہم میں سے سب سے معزز شخص سب سے ذلیل شخص کو مدینہ سے نکال دیگا۔ اس موقع پر حضرت عمر نے رسول اللہ صلعم سے اجازت مانگی کہ اس منافق شخص کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ جانے دو، لوگوں کو ایسا نہ لگے کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو مارتا ہے۔

کچھ عرصہ بعد لوگوں پر عبد اللہ بن ابی کی اصلیت ظاہر ہو گئی۔ رسول اللہ صلعم نے اس وقت حضرت عمر سے فرمایا کہ اگر میں تمہیں اس کو قتل کرنے کی اجازت دے دیتا تو لوگ ناراض ہوتے۔ اور آج یہ حال ہے کہ لوگ خود اس کو قتل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ

کی قسم، میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلعم کی بات برکت کے لحاظ سے مجھ سے بہت بہتر تھی۔ جب رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن ابی کا نمازِ جنازہ پڑھانے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نمازِ جنازہ سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس کے متعلق مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کیلئے بخشش چاہوں یا نہ چاہوں۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو کلیتاً اس بات سے منع فرما دیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلعم حضرت عمر کو مکہ بھیجنا چاہتے تا وہ قریش کے لیڈروں سے بات کریں۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھ کو قریش سے اپنی جان کا خوف ہے۔ میں ان کے خلاف بہت سخت ہوں اور میری قوم میں سے کوئی وہاں موجود نہیں۔ لیکن اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں وہاں جانے کیلئے تیار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ میں آپ کو ایک ایسے شخص کے متعلق بتاتا ہوں جو قریش کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ صلعم نے اس مشورہ کو قبول فرمایا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مرحومین کا ذکر فرمایا اور ان کی نیکیوں اور جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا۔